

محل ولادت اور کرامات جلی حضرت امیر المومنین علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?">

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام مکہ مکرمہ میں بروز جمعہ ، تیرہ رجب سن تیس عام الفل کو خانہ کعبہ میں پے دا ہوئے۔ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی شخص بھی بیت اللہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی عظمت و جلالت اور منزلت کا خصوصی مقام ہے۔ [1]

صاحب بحر نے یزید بن قعنب کی روایت بیان کی ہے ، جس میں وہ کہتے ہیں کہ میں، عباس بن عبد المطلب اور عبدالعزیٰ کے ایک گروہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں حضرت امیر المومنین کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد تشریف لائیں۔ (آپ کے دن پورے ہو چکے تھے) جب آپ کو درد زہ شروع ہوا تو آپ نے خدا کی بارگاہ میں عرض کیا:

"رب انی مؤمنة بک و بما جاء من عندک من رسل و کتب وانی مصدقة بکلام جدی ابراہیم الخلیل فبحق الذی بنی هذا البيت و بحق المولود الذی فی بطنی لمارے شرت علی ولادتی۔

بارالہا! میں تجھ پر ایمان رکھتی ہوں اور تو نے جو رسول (علیہم السلام) بھیجے اور جو کتابیں نازل کی ہیں ان پر ایمان رکھتی ہوں ، میں اس گھر کی بنیاد رکھنے والے اپنے جد امجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں اور اپنے شکم میں موجود بچہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں مجھ پر اس کی ولادت کو آسان فرما۔

یزید کہتا ہے کہ ہم نے دیکھا کہ دیوار کعبہ شق ہوئی اور جناب فاطمہ بیت اللہ میں داخل ہو گئیں اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئیں، دیوار کا شگاف آپس میں مل گیا۔ ہم نے کوشش کی کہ دروازے پر لگا تالا کھولیں لیکن وہ نہ کھل سکا تو ہم نے سوچا کہ یقیناً خدا کا یہی حکم ہے ۔

تین روز بعد فاطمہ (ع) باہر تشریف لائیں تو آپ نے حضرت امیر المومنین کو اٹھایا ہوا ہے، آپ فرماتی ہیں: جب میں بیت اللہ سے باہر نکلنے لگی تو ہاتف غیبی کی جانب سے یہ آواز بلند ہوئی اے فاطمہ (ع) اس کا نام علی (ع) رکھنا ۔ [2]

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد فرماتی ہیں:

خداوند عالم نے مجھے پہلی تمام خواتین پر فضیلت عطا فرمائی کیونکہ آسیہ بنت مزاحم، اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر وہاں کیا کرتیں تھیں جہاں اللہ تعالیٰ اضطراری حالت کے علاوہ عبادت کو پسند نہیں کرتا اور مریم بنت عمران کھجور کی شاخوں کو اپنے ہاتھوں سے نیچے کرتی تھیں کہ اس سے خشک کھجوریں تناول کر سکیں جبکہ میں بیت اللہ میں جنت کے پھل تناول کرتی رہی اور جب میں نے بیت اللہ سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتف غیبی کی آواز آئی ۔

اے فاطمہ اسکا نام علی (ع) رکھنا کیونکہ یہ علی (ع) ہے اور اللہ علی الاعلیٰ ہے مزید فرمایا اسکا نام میرے نام سے نکلا ہے میں نے اسے اپنا ادب عطا کیا ہے اور اپنے پوشیدہ علوم سے آگاہ کیا ہے یہی میرے گھر میں موجود بتوں کو توڑے گا ، اس کی محبت اور اطاعت کرنے والا خوش بخت ہے اور اس سے بغض رکھنے اور نافرمانی کرنیوالے کے لئے لعنت اور بدبختی ہے [3]

سید حمیری ، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ولدتہ فی حرمِ اِلا لہ و اُمنہ
 والبيت حيث فنائه والمسجدُ
 بيضاء طاهرة الثياب كريمة
 طابت وطاب ولے دھا والمولدُ
 فی لے غابت نحوس نجومها
 وبدت مع القمر المنير الاسعدُ
 ما لُفَّ فی خرق القوابل مثله
 الا ابن آمنة النبی محمد [4]

صرف اس خاتون نے حرم الہی اور جائے امن میاں سے پے دا کیا اور بیت اللہ اور مسجد اس کے آنگن کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ چمکدار لباس، پاکیزگی سے مژن اور شرافت والی ہے۔ یہ ایک ایسی رات تھی جب نحس ستارے چھپ گئے اور قمر منیر کے ساتھ یہ نیک اور سعید ستارہ نمودار ہوا، وہ پاک ہے اس کا مولود بھی پاک ہے اور اس کی جائے ولادت بھی پاک ہے اس جیسے (نجیب) کو قنڈاق نہیں کیا جا سکتا مگر آمنہ کے لال نبی احمد (ص) کے ہاتھ سے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ بنت اسد علیہا السلام سے فرمایا:
 اس کو میرے بستر کے قریب رہنے دیا کرو۔ اکثر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام کی تربیت کے فرائض انجام دیتے، نہلانے کے وقت ان کو نہلاتے، بھوک کے وقت دودھ پلاتے، نیند کے وقت جھولا جھلاتے اور بیداری کے وقت ان کو لوریاں سناتے تھے۔ اپنے سینے اور کندھوں پر سوار کر کے فرمایا کرتے تھے۔ یہ میرا بھائی، ولی، مددگار، وصی، خزانہ اور قلعہ ہے۔ [5]
 مستدرک میں حاکم کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات موجود ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خانہ کعبہ میں جانا۔ [6]
 کتاب نور الابصار میں اس طرح ذکر ہوا ہے: حضرت علی علیہ السلام مکہ میں خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔ ایک قول کے مطابق آپ کی ولادت ۱۳ رجب، ۳۰ عام الفیل، بروز جمعہ ہوئی یعنی ہجرت سے ۲۳ سال پہلے اور بعض مؤرخین کے مطابق ۲۵ سال پہلے یعنی بعثت سے ۱۲ سال پہلے اور بعض کہتے ہیں کہ بعثت سے ۱۰ سال پہلے پیدا ہوئے اور آپ سے پہلے کوئی بھی بیت اللہ میں پیدا نہیں ہوا۔ [7]

امتیازات اور خصائص

اسم گرامی:

اخطب خوارزم کہتے ہیں کہ آپ کا مشہور نام (حضرت) علی (ع) ہے اور آپ کے ناموں میں اسد اور حیدر کا بھی ذکر ہوا ہے کیونکہ حضرت علی علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

"سمتی امی حیدرہ"

میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔

اور اشعار میں بھی اس کا ذکر ہے:

اسد الا له و سيفه و قنا ته
کا لظفر يوم صياله و الناب
جاء النداء من السماء و سيفه
بدم الكماة يلج في التسكاب
لاسيف الا ذوالفقار و لافتى
الا على هازم الا حزاب

یہ اللہ کا شہر ہے اور اس کی تلوار اور نے زہ جنگ کے دن کامیابی ہے، آسمان سے صدا آئی کہ اس کی اس تلوار مسلح بہادروں کے خون کے ساتھ سمندر میں تیرتی ہے، جو تلوار خون کی ندیاں بہا دیتی ہے اور کشتوں کے پشتے لگا دیتی ہے۔ وہ ندا یہ تھی کہ ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں ہے اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بہادر نہیں ہے جو جنگ میں جتھوں کو شکست دینے والے ہیں۔ [8]

کنیت:

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی جو کنیتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں وہ یہ ہیں۔

ابوالحسن، ابوالحسین، ابوالسبطین، ابوالریحان تین و ابوتراب [9]

حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ حسن (ع) اور حسین (ع) نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں کبھی مجھے یا اباہ (اے ابا جان) کہہ کے نہیں پکارا بلکہ وہ ہمیشہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا اباہ کہتے تھے جبکہ حسن (ع) مجھے یا ابوالحسین، اور حسین (ع) مجھے یا ابوالحسن کہہ کر پکا رتے تھے۔ [10]

لقب :

حضرت کے القاب مندرجہ ذیل ہیں:

"امیر المؤمنین، یعسوب الدین والمسلمین، مہیرالشہرک والمشرکین، قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین مولی المؤمنین شبیہ ہارون المرتضی نفس الرسول، اُخوہ رسول زوج البتول، سیف اللہ المسلول، اُبو السبطین اُمیر البرہ، قاتل الفجرہ، قسیم الجنۃ والنار، صاحب اللواء، سید العرب والعجم، وخاصف النعل کاشف الکرب، الصدیق الاکبر، ابوالریحان تین، ذوالقرنین، الہادی، الفاروق، الواعی، الشاہد، وباب المدینۃ و بیضۃ البلد، الولی، والوصی، وقاضی دین الرسول، و منجز وعدہ۔ [11]

نسب شریف:

حضرت علی علیہ السلام کے والد حضرت ابو طالب ہیں (جنکا نام عبد مناف بن قصی ہے) آپ عبدالمطلب (جن کا نام شہبہ ہے) بن ہاشم (عمرو) بن عبد مناف بن قصی کے فرزند ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام کا نام سب سے پہلے آپ (ع) کی والدہ نے اپنے والد اسد بن ہاشم کے نام پر حیدر رکھا تھا، اسد اور حیدر کے ایک ہی معنی ہیں پھر آپ کے والد نے آپ (ع) کا نام علی رکھا۔

حضرت ابوطالب (ع) کی والدہ کا نسب یہ ہے۔ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن محزوم۔ آپ حضرت رسول اکرم (ص) کے والد حضرت عبداللہ کی بھی مادر گرامی ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی ہیں آپ ہی پہلی ہاشمیہ ہیں جن سے ایک ہاشمی پیدا ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام اپنے بھائیوں میسب سے چھوٹے تھے۔ جعفر آپ سے ۱۰ سال بڑے تھے، عقیل، جعفر سے ۱۰ سال بڑے تھے اور طالب، عقیل سے ۱۰ سال بڑے تھے، فاطمہ بنت اسد کی والدہ فاطمہ بنت ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی تھیں۔ [12]

خوارزمی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نسب کے متعلق یہ اشعار کہے ہیں:

نسب المطہر بین اُنساب الوری کالشمس بین کواکب الأُنساب
والشمس ان طلعت فما من کوکب الا تغیب فی نقاب حجاب

اس پاک و پاکیزہ ہستی کا نسب تمام نسبوں میں ایسے ہے جیسے خورشید ستاروں کے درمیان طلوع ہوتا ہے تو تمام ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ کہ سورج تارے کی کے پردے میں چلا جائے۔ [13]

حلیہ:

حضرت علی علیہ السلام کا قد میانہ تھا، آپ کی آنکھیں سیاہ اور بڑی تھیں آپ (ع) کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند خوبصورت تھا، پےٹ مناسب حد تک بڑا، سے نے پر بال اور دوسرے اعضاء مضبوط اور مناسب تھے، آپ کی گردن چاندی کی صراحی کی مانند تھی اور آپ کے بال خفے تھے۔ آپ کی ناک لمبی اور خوبصورت تھی آپ کے جوڑ شے کی طرح مضبوط تھے اور جس پر بہت سے لوگ مل کر نہ قابو کر سکتے ہوں اسے آپ تنہا اپنے قبضہ میں کر لیتے اور وہ سانس تک نہ لے سکتا۔ [14]

[1] ارشاد شیخ مفید، ج ۱ ص ۵۔

[2] بحار ج ۳۵ ص ۸۔

[3] کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[4] منتہی الامال ج ۱ ص ۲۸۳۔

[5] کشف الغمہ ج ۱ ص ۶۰۔

[6] مستدرک الصحيحین ج ۳ ص ۴۸۳۔

[7] نور الابصار ص ۱۹۔

[8] مناقب خوارزمی ص ۳۷، ۳۸

[9] الحاج علی محمد علی دخیل کی کتاب آئمتنا ج ۱ ص ۳۱۔ خوارزمی نے مناقب میں آپ کی کنیت میں ابو محمد کا اضافہ کیا ہے۔

[10] مناقب خوارزمی ص ۴۰۔

[11] مناقب خوارزمی ص ۴۰۔

[12] شرح نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۲۰۔۱۱

[13] مناقب خوارزمی ص ۴۸۔

[14] نصر بن مزاحم کی کتاب، واقعہ صفین، ص ۲۳۳۔